(مختصر سوالات)

سوکس

برائے بارھویں جماعت

فہرست مضامین

باب نمبر	عنوانات
(1)	تحریک پاکستان
(2)	آئینی ارتقاء 1947-1973
(3)	پاکستان میں معاشرتی خدمات
(6)	اسلامی جمہوریہ پاکستان اور دنیا

تحریک پاکستان

سوال۱: نظریہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: نظریہ عام طور پر کسی بھی سیاسی، سماجی یا معاشرتی تحریک کے ایسے لائحہ عمل کو کہتے ہیں جو واقعات اور حقائق کی روشنی میں کسی بھی قوم کا مشترکہ نصب العین بن جائے۔

سوال: نظریہ پاکستان کا مفہوم بیان کریں؟

جواب: نظریہ پاکستان سے مراد برصغیر کے تاریخی تناظر میں مسلمانوں کا وہ تصور ہے جسکی بنیاد پر مسلمان ہندوں سے الگ قوم ہیں۔ نظریہ پاکستان در حقیقت نظریہ اسلام کا دوسرا نام ہے۔ یہی وہ نظریہ تھا جو پاکستان کے حصول کی بنیاد بنا۔ " نظریہ پاکستان اور اسلام ہم معنی ہیں "

سوال: نظریہ پاکستان کے اجزائے ترکیبی بیان کریں؟

جواب: ۱۔ عقائد ۲۔ عبادات ۳۔ جمہوری روایات ۴۔ حقوق و فرائض ۵۔ مساوات اور اخوت ۶۔ عدل و انصاف اور رواداری وغیرہ

سوال: پنجاب اور سرحد سے معاشرتی برائیوں کو مٹانے کے لئے سید احمد کی جدوجہد بیان کریں؟

(۱) سکھوں کے لئے اقتدار کا خاتمہ (۲) جہاد پر روانگی

(۳) سکھوں کے خلاف پہلی جنگ (۴) سکھوں کے خلاف دوسری جنگ

(۵) اسلامی قوانین کا نافذ (۶) سید احمد کے خلاف سازش

(۷) مجاہدین اور سکھوں کے درمیان سخت معرکہ (۸) سید احمد اور ان کے جانثاروں کی شہادت

سوال: علی گڑھ تحریک کے کارنامے بیان کریں؟

1857 کی جنگ آزادی کے بعد برصغیر کے مسلمان انگریزوں کی چیرہ دستیوں اور سفاکیوں کا نشانہ بن گئے۔ مسلمانوں کو دینی، مذہبی، سیاسی، معاشی، معاشرتی اور تعلیمی حقوق سے محروم کر دیا گیا۔ ان حالات میں سر سید احمد خان نے برصغیر کے مسلمانوں کے رہنما اور قائد کے فرائض سنبھال لئے۔ انھوں نے مسلمانوں میں بیداری کی تحریک کا آغاز کیا۔ ان کی تحریک " علی گڑھ تحریک " کہلاتی ہے۔ علی گڑھ تحریک کے کارنامے

(۱) انگریزوں کے ساتھ خیر سگالی تعلقات کا قیام (۲) جدید تعلیم کے لئے ترغیب (۳) تعلیمی سرگرمیاں

سوال: علی گڑھ تحریک کے مقاصد بیان کریں؟

(۱) مسلمانوں میں عمومی بیداری اور شعور بیدار کرنا۔ (۲) اُن کے انگریزوں کے ساتھ خیر سگالی پر مبنی تعلقات کا قیام۔

(۳) انہیں جدید تعلیم کے لئے ترغیب و تحریک دینا۔ (۴) اور انہیں متنازع اور تشدد کی سیاست سے دور رہنے کی تلقین کرنا۔

سوال: سر سید احمد خان کے قائم کردہ تعلیمی اداروں کے نام لکھیں؟

جواب: 1859ء میں مراد آباد میں فارسی سکول قائم کیا ۲۔ 1863ء میں غازی پور میں سائنٹفیک سوسائٹی اور سکول بنیاد رکھی۔ ۳۔ 1875ء میں علی گڑھ میں ایم۔ اے۔ او سکول کی بنیاد رکھی جو 1877ء میں کالج اور ان کی وفات کے بعد 1920ء میں یونیورسٹی بنا۔ ۴۔ علی گڑھ میں ممڈن ایجوکیشنل کانفرس کی بنیاد رکھی جس کے اجلاس پورے برصغیر میں کروائے گئے۔

سوال: تحریک خلافت کے کیا مقاصد تھے؟

جواب: ۱۔ ترکی کی خلافت قائم رکھی جائے۔ ۲۔ مسلمانوں کے مقدس مقامات ترکوں کی حفاظت میں رہیں۔

۳۔ ترکوں کی سلطنت کی حدود وہی رہنے دی جائیں جو جنگ سے پہلے تھیں۔

سوال: تحریک عدم تعاون کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: تحریک خلافت کے دوران اپنے مقاصد کے حصول کے لیے 1920ء میں مسٹر گاندھی کے مشورے سے تحریک عدم تعاون چلائی گئی جس کے نکات مندرجہ ذیل تھے۔

۱۔ حکومت کے ساتھ عدم تعاون ۲۔ سرکاری ملامتوں کو ترک کرنا ۳۔ فوج میں مسلمانوں کا بھرتی نہ ہونا ۴۔ انگریزی مصنوعات کا بائیکاٹ ۵۔ عدالتی بائیکاٹ

۶۔ بچوں کو سکولوں اور کالجوں میں نہ بھیجنا ۷۔ انگریزوں کے عطا کردہ خطابات واپس کرنا

سوال: کرپس مشن کیا ہے؟

سر سٹیفورڈ کرپس کی قیادت میں ایک مشن 1942ء میں برصغیر آیا۔ مسلمان تقسیم ہندوستان کا مطالبہ قرارداد پاکستان کے ذریعے کر چکے تھے۔ کانگرسی رہنما جنگ عظیم دوم (1939-1945) میں جاپانیوں کی ابتدائی کامیابیوں کی وجہ سے حکومت کے خلاف تحریکیں چلا رہے تھے اور توقع کر رہے تھے کہ جاپانی افواج برطانوی حکمرانوں کو برصغیر سے نکال کر اقتدار اعلیٰ ہندوستانیوں کے سپرد کر دیں گی۔

سوال: کرپس مشن کی کیا تجاویز تھیں؟

۱۔ جنگ کے بعد برصغیر کو ڈومینین کا درجہ دیا جائے۔ ۲۔ دفاع، امور خارجہ مواصلات وغیرہ سمیت تمام شعبے ہندوستانیوں کے سپرد کر دیے جائیں گے۔ ۳۔ آئین سازی کے لیے ایک مرکزی اسمبلی منتخب کی جائے گی جس کے لیے چناؤ کا اختیار صوبائی قانون ساز اسمبلیوں کے ارکان کو حاصل ہوگا۔ ۴۔ اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے مناسب اقدام اٹھائے جائیں گے۔

۵۔ آئین مکمل ہو گیا تو اسے ہر صوبے کی توثیق کے لیے بھیجا جائے گا۔ جو صوبے آئین کو پسند نہیں کریں گے وہ بااختیار ہوں گے کہ مرکز سے علیحدہ ہو کر اپنی آزاد حیثیت قائم کرلیں۔

سوال: 3 جون 1947ء کے منصوبے سے کیا مراد ہے؟

جواب: 3 جون 1947ء کا منصوبہ برصغیر کی تقسیم کا منصوبہ تھا جس کی رو سے اس بات کا فیصلہ کیا گیا کہ 14 اور 15 اگست 1947ء کی درمیانی شب تک اقتدار ہندوستانیوں کے حوالے کر دیا جائے گا۔ 3 جون کے منصوبے کی اہم شقیں مندرجہ ذیل تھیں۔

۱۔ پنجاب اور بنگال کی اسمبلیوں کے ہندو اور مسلمان اراکین کے الگ الگ اجلاس ہوں گے یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ دونوں صوبوں کو پاکستان اور ہندوستان میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ جس کے ایک حد بندی کمیشن مقرر ہو گا۔

۲۔ سندھ اسمبلی کثرت رائے سے صوبے کے مستقبل کا فیصلہ کرے گی۔ ۳۔ صوبہ سرحد اور سلہٹ (آسام) کے عوام پاکستان یا بھارت میں شمولیت کا فیصلہ استصواب رائے (ریفرنڈم) کے ذریعے کریں گے۔ ۴۔ بلوچستان کا فیصلہ شاہی جرگہ کرے گا۔

۵۔ صوبہ سرحد میں بھی ریفرنڈم منعقد کروایا جائے گا۔

سوال: تین جون 1947 کے منصوبے کے اہم نکات بیان کریں؟

۱۔ غیر مسلم اکثریتی صوبے ۲۔ صوبہ پنجاب ۳۔ صوبہ بنگال ۴۔ صوبہ سندھ ۵۔ بلوچستان ۶۔ سلہٹ

۷۔ صوبہ سرحد ۸۔ ریاستیں

سوال: تقسیم بنگال کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: 1905ء کو برطانوی حکومت نے انتظامی نکتہ نظر سے بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ مشرقی بنگال کے صوبے میں مسلمان اکثریت میں تھے اس لیے مسلمانوں نے سکھ کا سانس لیا۔ ہندوؤں کو مسلمانوں کی آزادی ایک آنکھ نہ بھائی اور انہوں نے تقسیم کی مخالفت کرنا شروع کر دی جس کو مد نظر رکھتے ہوئے برطانوی حکومت نے 1911ء میں تنسیخ بنگال کا اعلان کر دیا۔

سوال: مسلم لیگ کے قیام کے اغراض و مقاصد تحریر کریں؟

(۱) برطانوی حکومت اور مسلمانوں کے درمیان خیر سگالی کے جذبات اور دوستانہ تعلقات قائم کرنا اور انگریزوں کے ذہن سے مسلمانوں کے خلاف شکوک و شبہات کا ازالہ کرنا۔ (۲) مشترکہ فلاح و بہبود کے لئے برصغیر کی دوسری اقوام اور سیاسی جماعتوں سے تعلقات استوار کرنا۔ (۳) حکومت اور دیگر سیاسی جماعتوں کا تعاون حاصل کرتے ہوئے مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کرنا۔

سوال: ریڈکلف ایوارڈ نے پاکستان کے ساتھ ناانصافیاں کیں؟

جواب: ۱۔ مشرقی پنجاب کے مسلم اکثریت کے کئی علاقے تحصیل فیروزپور، ضلع گورداس پور وغیرہ بھارت کو دے دیے گئے۔

۲۔ پاکستان کو وسیع زرخیز علاقوں سے محروم کر دیا گیا۔ ۳۔ پاکستان کو ستلج بیاس اور راوی کے پانی سے محروم کر دیا گیا۔

۴۔ گورداس پور کے راستے بھارت کو کشمیر تک زمینی راستہ فراہم کیا گیا۔

سوال: شملہ وفد کب اور کہاں وائسرائے ہند سے ملا؟

جواب: یکم اکتوبر 1906ء کو 35 ممبران پر مشتمل مسلمانوں کا ایک سیاسی وفد سر آغا خاں کی قیادت میں وائسرے ہند لارڈ منٹو سے شملہ میں ملا۔ اور اس میں مسلمانوں نے جداگانہ انتخاب اور مرکزی اسمبلی میں مسلمانوں کی ایک تہائی نشستوں کا مطالبہ کیا۔

سوال: کابینہ مشن پلان کے نکات بیان کریں؟

جواب: 16 مئی 1946ء کو برطانوی حکومت کے تین وزراء نے سیاسی جماعتوں کے نمائندوں سے ملاقات کے بعد ایک منصوبے کا اعلان کیا جس کے نمایاں پہلو یہ تھے۔

۱۔ برصغیر میں یونین قائم کی جائے گئی جو امور خارجہ، دفاع اور رسل ورسائل کی ذمہ دار ہوگئی۔

۲۔ مرکزی امور کے علاوعہ باقی تمام اختیارات صوبوں کو دے دیے جائیں گے۔

۳۔ صوبوں کو اختیار ہو گا کہ وہ باہم گروپ بنالیں اور ہر گروپ اپنا دستور مرتب کرے۔

۴۔ ہر دس سال کے بعد صوبوں کو اختیار ہو گا کہ وہ کثرت رائے سے آئین میں تبدیلی کا مطالبہ کر سکیں۔

سوال: میثاق لکھنو کب طے پایا اور اس کے اہم نکات کیا تھے؟

جواب: 1916ء میں مسلم لیگ اور کانگرس کے درمیان قائد اعظم کی کوششوں سے ایک سمجھوتہ طے پایا جسے میثاق لکھنو کہا جاتا ہے۔ قائد اعظم کو اس معاہدے کے بعد ہندو مسلم اتحاد کا سفیر کہا گیا جس میں درجہ ذیل نکات کو تسلیم کیا گیا:

۱۔ ہندوؤں نے پہلی بار مسلمانوں کو الگ قوم تسلیم کیا۔

۲۔ مسلمانوں کے لیے جداگانہ انتخابات کا مطالبے کو کانگرس نے تسلیم کیا۔

۳۔ مسلمانوں کے لیے اسمبلی ایک تہائی نشتیں دینے پر سمجھوتہ ہوا۔

سوال: جدوجہد پاکستان میں مسلم لیگ کے کردار پر روشنی ڈالیے؟

آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام

30 دسمبر 1906 کو ایک سیاسی جماعت "آل انڈیا مسلم لیگ" کے نام سے تشکیل دی گئی۔ علی گڑھ کو اس کا صدر مقام بنایا گیا اور جلد ہی سر آغا خان (مرحوم) کو آل انڈیا مسلم لیگ کا صدر اور سید علی حسین بلگرامی کو سیکریڑی جنرل مقرر کیا گیا۔

آزادی کی جدوجہد میں مسلم لیگ کا کردار

1906 میں مسلم لیگ کی تشکیل کے بعد ہی سے اس نے جنوبی ایشیاء کے مسلمانوں کے لئے ایک پلیٹ فارم کی شکل اختیار کر لی۔ جہاں سے وہ اپنے حقوق اور انگریزوں سے حصول آزادی کے لئے جدوجہد کر سکتے تھے۔ مسلم لیگ کہ یہ جدوجہد بے شمار مشکلات سے گزری۔ مسلم لیگ کا کردار۔

(۱) حقوق کا تحفظ (۲) کانگریس کے ساتھ سیاسی سمجھوتہ (۳) مسلمانوں کی تعداد (۴) نشستیں

(۵) متناسب نمائندگی

مختصر سوالات

1۔ دی انڈین مسلمان۔ مصنف کا نام ﴿سر ولیم ہنٹر﴾

2۔ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کب قائم ہوئی؟ ﴿27 دسمبر 1886ء﴾

3۔ خطبات احمدیہ۔ مصنف کا نام ﴿سر سید احمد خان﴾

4۔ انڈین نیشنل کانگرس کب قائم ہوئی؟ ﴿1885ء﴾

5۔ تقسیم بنگال کب عمل میں آئی؟ ﴿1905ء﴾

6۔ تنسیخ تقسیم بنگال کب ہوئی؟ ﴿1911ء﴾

7۔ مسلم لیگ کب قائم ہوئی؟ ﴿دسمبر 1906ء﴾

8۔ مسلم لیگ کا پہلا سالانہ اجلاس کب منعقد ہوا؟ ﴿دسمبر 1907ء﴾

9۔ شملہ وفد کس کی سرکردگی میں ترتیب دیا گیا؟ ﴿سر آغا خاں﴾

10۔ منٹو مارلے اصلاحات کب رائج ہوئیں؟ ﴿1909ء﴾

11۔ میثاق لکھنو کے فریقین کون تھے؟ ﴿مسلم لیگ اور کانگرس﴾

12۔ تحریک خلافت کے روح رواں کون تھے؟ ﴿مولینا محمد علی جوہر، مولینا شوکت علی﴾

13۔ سائمن کمیشن ہند میں کب آیا؟ ﴿3 فروری 1928ء﴾

14۔ نہرو رپورٹ کے مقابلہ میں قائداعظم نے کیا پیش کیا؟ ﴿چودہ نکات﴾

15۔ دوسری گول میز کانفرنس کب اور کہاں منعقد ہوئی؟ ﴿لندن، ستمبر 1931ء﴾

16۔ 1935ء کے قانون حکومت ہند کے تحت مجوزہ نظام وفاقی تھا یا وحدانی؟ ﴿وفاقی﴾

17۔ قرارداد پاکستان کب اور کہاں منظور ہوئی؟ ﴿لاہور، 1940﴾

18۔ علامہ اقبال نے مشہور خطبہ الہ آباد کب دیا؟ ﴿1930ء﴾

19۔ کرپس مشن کب ہند میں آیا؟ ﴿1942ء﴾

20۔ شملہ کانفرنس کس نے اور کب طلب کی؟ ﴿لارڈ ویول، جون 1945ء﴾

21۔ 1946ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کو کتنی صوبائی نشستیں حاصل ہوئیں؟ ﴿475﴾

22۔ قائداعظم کی تاریخ پیدائش اور مقام ﴿25 دسمبر 1876ء، کراچی﴾

23۔ علامہ اقبال کی جائے پیدائش اور تاریخ ﴿سیالکوٹ، 9 نومبر 1877ء﴾

24۔ علامہ اقبال پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے رکن کب بنے؟ ﴿1926ء﴾

باب نمبر2

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں آئینی ارتقاء

سوال: کسی ملک کے لئے آئین یا دستور کیوں ضروری ہے؟

آئین کے معنی

قوانین اور قواعد وضوابط کے ایسے مجموعے کو آئین یا دستور کہا جاتا ہے جو کسی ملک یا ریاست کا کاروبارِ حکومت چلانے کے لئے ترتیب دیا جاتا ہے۔ اس کا مقصدِ اول یہ ہوتا ہے کہ اس کے ذریعہ ملک یا ریاست کے عوام منظم، پرامن اور خوشحال زندگی گزار سکیں۔

آئین کی ضرورت

کسی بھی ملک یا ریاست کا نظام یا کاروبار حکومت چلانے کے لئے کئی ادارے وجود میں آتے ہیں اور ہر ادارے کے لئے قوانین اور قواعد وضوابط ترتیب دئے جاتے ہیں۔ ان اداروں کو چلانے کے لئے کچھ افراد کا تقرر بھی کیا جاتا ہے۔ اس طرح ایک نظام حکومت وجود میں آجاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں ادارے اور افراد مل کر حکومت بناتے ہیں۔ یہ حکومت پھر قوانین اور قواعد وضوابط کو یکجا کرتی ہے۔ ان قواعد و قوانین و ضوابط کے مجموعے کو جن کی روشنی میں کاروبار حکومت چلایا جاتا ہے آئین یا دستور کہا جاتا ہے۔

سوال: ون یونٹ (One Unit) کیا ہے؟

جواب: مشرقی پاکستان کی آبادی زیادہ اور ایک وحدت پر قائم تھی اور مغربی پاکستان چار صوبوں پر مبنی تھا اس لئے نئی حکومت نے مغربی پاکستان کے تمام صوبوں اور ریاستوں کو ملا کر 14 اکتوبر 1955ء کو ایک صوبہ تشکیل دیا تاکہ اخرجات کو کم کیا جاسکے اور نسلی امتیازات کو ختم کیا جا سکے۔ جس سے نمائندگی کے مسئلے پر رکاوٹیں دور ہو گئیں اور نواب مشتاق احمد گورمانی کو مغربی پاکستان کا گورنر اور ڈاکٹر خان کو وزیر بنایا۔ بالا آخر یکم جولائی 1970ء کو جنرل یحیٰی خان کے دور اقتدار میں ون یونٹ ختم ہو گیا۔

سوال: محمد علی بوگرہ فارمولا کے متعلق بتائیں؟

جواب: خواجہ ناظم الدین کی برطرفی کے بعد محمد علی بوگرہ نے تیسرے وزیر اعظم مقرر ہوئے انہوں نے چھ ماہ کے اندر ایک فارمولا ترتیب دیا جو "محمد علی بوگرہ فارمولا" کہلاتا ہے اس کو 1953ء میں اسمبلی میں پیش کیا گیا اس کی رو سے دو ایوانی مقننہ ہو گئی۔ ایوان بالا 150 ارکان پر مشتمل۔ صوبوں کو مساوی نمائندگی۔ ایوان زیریں 300 نشستوں پر مبنی۔ صدر کا انتخاب دونوں ایوان۔ وزیر اعظم برعکس ہو گا۔ دونوں زبانیں۔ اسمبلی نے اسے 21 دسمبر 1954ء کو منظور کیا۔

سوال: قراردادِ مقاصد کے اہم خدوخال بیان کریں؟

جواب: پاکستان کی آئینی ارتقاء کی تاریخ میں قراردادِ مقاصد ایک انتہائی اہم دستاویز ہے اور اسے آئین سازی میں بنیادی قدم قرار دے ا جاسکتا ہے۔ اسے 12 مارچ 1949 کو منظور کیا گیا۔ اس قرارداد میں اسلام کو پاکستان کی اساس قرار دیا گیا ہے۔

قراردادِ مقاصد کے نمایاں خدوخال

(۱) مقتدرِ اعلیٰ اللہ تعالیٰ ہے (۲) اسلام کے اصول کا نفاذ (۳) بہتر اور مناسب ماحول (۴) اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ

(۵) صوبوں کو خود مختاری حاصل ہو گی (۶) عدلیہ کی آزادی (۷) بنیادی حقوق کی فراہمی(۸) ملک کا دفاع

سوال: 1956ء کے آئین کا نفاذ کس طرح ہوا؟

جواب: دوسری دستور ساز اسمبلی کا انتخاب 23 جون 1955ء کو ہوا۔ 80 ارکان پر مشتمل اسمبلی معرض وجود میں آئی۔ چوہدری محمد علی ملک کے وزیر اعظم بنے۔ وزیر اعظم بنتے ہی انہوں نے دستور سازی کا کام شروع کر دیا۔ آئین کا مسودہ 9 جنوری 1956ء کو دستور ساز اسمبلی میں پیش کیا گیا جسے 29 فروری 1956 کو منظور کر لیا گیا۔ گورنر جنرل کی نظوری کے بعد یہ 23 مارچ 1956ء کو نافذ ہوا۔

سوال: 1956 کے آئین کے امتیازی خدوخال بیان کریں؟

جواب: جون 1955 میں دوسری دستور ساز اسمبلی منتخب ہوئی اور آئین سازی کا کام شروع ہوا اور ایک سال سے بھی کم عرصے میں ملک کا آئین تیار کیا گیا۔ جو 23 مارچ 1956 کو نافذ ہوا۔ 1956 کے آئین کے نمایاں خدوخال

(۱) اس آئین کے ابتدائیہ میں یہ کہا گیا کہ حاکمیت اور اقتدار اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا۔

(۲) ملک میں وفاقی پارلیمانی نظام حکومت قائم کیا گیا۔

(۳) صدر نے گورنر جنرل کی جگہ لے لی۔

(۴) حکومت کے وفاقی نظام کے تحت مرکز اور پاکستان کے دونوں صوبوں یعنی سابقہ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے درمیان برابری (Parity) کی بنے ادپر اختیارات کا تعین کیا گے۔

(۵) اس بات کی ضمانت دی گئی کہ مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کے تمام مواقع مہیا کیے جائیں گے۔

(۶) حکومت پاکستان دنیا کے تمام مسلم ممالک سے قریبی اور دوستانہ تعلقات قائم کرے گی۔

(۷) سربراہ مملکت لازماً مسلمان ہو گا۔

(۸) کوئی ایسا قانون نافذ نہیں کیا جائے گا جو اسلامی اصولوں یعنی قرآن و سنت کے خلاف ہو؛ اگر ایسا کوئی قانون موجود ہو گا تو اس میں مناسب ترمیم کی جائے گی۔

(۹) صدر پاکستان ایک کمیشن تشکیل دیں گے جو تمام موجودہ قوانین کا جائزہ لے گا اور ان میں ضروری ترامیم کی سفارش کرے گا۔

(۱۰) قومی زبانیں بنگالی اور اردو قرار دی گئیں۔

سوال: 1956ء کے آئین کی ناکامی کے اسباب بیان کریں؟

جواب: 1۔ آئین کی کمزوریاں 2۔ قیادت کا فقدان 3۔ بے اصول سیاست دان

4۔ انتخابات کا التوا 5۔ معاشی عدم استحکام 6۔ نظم و نسق کی بدحالی

7۔ جمہوری روایات کا فقدان 8۔ نوکر شاہی کا غلبہ

سوال: دستور پاکستان 1956 میں اسلامی دفعات بیان کریں؟

اس آئین کی اسلامی دفعات مندرجہ ذیل ہیں:

i۔ ملک کا نام ii۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت iii۔ مسلمان صدر iv۔ اسلامی قانون v۔ ادارہ تحقیقات اسلامی

vi۔ سود کا خاتمہ vii۔ اتحاد عالم اسلام

سوال: دستور پاکستان 1962 میں اسلامی دفعات بیان کریں؟

ملک میں سیاسی انتشار کے باعث جنرل ایوب خاں نے 1956ء کا آئین منسوخ کر کے اکتوبر 1958ئ کو ملک میں مارشل لاء لگا دیا اور نئے آئن کی

تیاری کے لیے ایک کمیشن مقرر کر دیا۔ کمیشن نے ایک مسودہ تیار کیا جس میں تمام اختیارات کا سرچشمہ صدر کو بنادیا گیا8 جون 1962ء کو نئے دستور کو لاگو کیا گیا جس کی اسلامی دفعات مندرجہ ذیل ہیں:

i۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت　ii۔ ملک کا نام　iii۔ اسلامی قوانین　iv۔ صدر مملکت

v۔ قرآن واسلامیات کی تعلیم　vi۔ اسلامی ادارے　vii۔ اسلامی مشاورتی کونسل　viii۔ ادارہ تحقیقات اسلامیہ

سوال: 1962ء کے آئین کی خصوصیات بیان کریں؟

جواب: 1۔ تحریری آئین (250 دفعات اور 5 گوشواروں پر مشتمل)　2۔ صدارتی نظام حکومت

3۔ وفاقی نظام　4۔ بنیادی حقوق　5۔ پسماندہ علاقوں کی ترقی　6۔ آزاد عدلیہ

7۔ یک ایوانی مقننہ بالواسطہ طریقہ انتخاب 8　۔ آئین میں طریقہ ترمیم　10۔ صدر کا مواخذہ

11۔ دارالخلافہ　12۔ قومی زبانیں

سوال: 1962ء کا آئین کیوں ناکام ہوا؟

جواب: 1۔ غیر جمہوری / فرد واحد کا بنا ہوا　2۔ صدراتی نظام　3۔ بنیادی حقوق سے انحراف

4۔ اسلامی نظریہ کی کمی　5۔ بددیانتی اور اختیارات کا ناجائز استعمال　6۔ ایک پارٹی کی من مانی

7۔ وحدت مغربی پاکستان　10۔ سیاسی وجوہات

سوال: 1973ء کے آئین کی خصوصیات لکھیں؟

جواب: 20 دسمبر 1971ء جو فوجی حکومت نے اقتدار ذوالفقار علی بھٹو کے حوالے کر دیا جس نے اریل12 اپریل1972 کو ملک میں ایک عبوری آئین لاگو کیا اس دوران مستقل آئین کا مسودہ اسمبلی میں پیش ہوا جو اپریل1973ء کو منظور ہوا اور جسے14 اگست 1973 کو نافذ کر دیا گیا۔　1۔ پارلیمانی نظام حکومت　2۔ وفاقی نظام　3۔ نیم استوار آئین　4۔ دو ایوانی مقننہ

5۔ قومی اسمبلی کے لئے براہ راست طریقہ انتخاب　6۔ بنیادی حقوق کا تحفظ　7۔ عدلیہ کی آزادی

8۔ سرکار زبان　9۔ استحصال کا خاتمہ　10۔ آئین کی حفاظت　11۔ تحریری دستور

12۔ یکساں قوانین　13۔ واحد شہریت　14۔ بین الاقوامی تعلقات

سوال: دستور پاکستان 1973 میں اسلامی دفعات بیان کریں؟

دستور 1973ء میں وہ تمام اسلامی دفعات شامل کی گئیں جو پہلے دساتیر میں موجود تھیں بلکہ ان میں اضافہ بھی کیا گیا۔ نمایاں اسلامی دفعات مندرجہ ذیل ہیں:

i۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت　ii ملک کا نام　iii۔ سرکاری مذہب　iv۔ صدر اور وزیر اعظم

v۔ مسلمان کی تعریف　vi۔ اسلامی قوانین کا نفاذ　vii۔ لازمی اسلامی تعلیمات　viii۔ عربی کی تعلیم اور

قرآن پاک کی طباعت　ix۔ اسلامی اقدار　x۔ مسلمان کی طرز زندگی　xi۔ زکوۃ وعشر

xii۔ سود کا خاتمہ　xiii۔ اسلامی نظریاتی کونسل

سوال: مشرقی پاکستان مغربی پاکستان سے کیوں علیحدہ ہوا؟

جواب: 14 اگست 1947 کو پاکستان دو حصوں میں وجود میں آیا یعنی مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان۔ 1971 میں مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے وقت تک یہ ایک ہی ملک رہا۔ مشرقی پاکستان کے سقوط یا علیحدگی کے اسباب مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) مشرقی یا مغربی پاکستان کا جغرافیائی محلِ وقوع (۲) معاشرتی اور سماجی ڈھانچے میں فرق

(۳) مارشل لا (۴) زبان کا مسئلہ (۵) صوبائی خود مختاری (۶) معاشی اور اقتصادی محرومی اور پروپیگنڈہ

(۷) ہندو اساتذہ کا کردار (۸) گنگا طیارے کا اغواء (۱۰) اسلامی نظریے سے انحراف

(۱۱) بین الاقوامی سازشیں (۱۲) بے لگام سرمایہ کاری (۱۳) بھارت کی فوجی کاروائی

سوال: 1973 کے آئین کے اہم نکات تحریر کریں؟

(۱) 1973 کے آئین کی بنیاد بھی قراردادِ مقاصد پر رکھی گئی تھی۔

(۲) ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا اور اسلام کو ریاست کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا۔

(۳) مسلمان کی تعریف کو آئین کا حصہ بنایا گیا اور یہ کہا گیا کہ

" ایسا شخص مسلمان ہے جو اللہ پر اور حضرت محمد ﷺ پر اللہ کے آخری نبی ہونے کا کامل ایمان رکھتا ہو۔"

(۴) سربراہ مملکت یعنی صدر اور سربراہ حکومت یعنی وزیر اعظم مسلمان ہوں گے۔

(۵) قرار داد مقاصد کو آئین میں دیباچہ کے طور پر شامل کیا گیا جس میں یہ کہا گیا ہے کہ تمام کائنات کا مالک، حاکم اعلیٰ اور مقتدر اعلیٰ صرف اللہ تعالیٰ ہے اور عوام کے پاس اختیار و اقتدار اللہ کی امانت ہے جسکو وہ اللہ کی مقررہ کردہ حدود کے اندر رہتے ہوئے استعمال کر سکتے ہیں۔

(۶) ملک میں وفاقی پارلیمانی نظام رائج کیا گیا۔ وزیر اعظم کو بہت زیادہ اختیار دیئے گئے ہیں۔ صدر مملکت کے اختیارات کو بہت محدود کر دیا گیا۔ عملی طور پر صدر مملکت وزیر اعظم کی رضامندی کے بغیر احکامات جاری نہیں کر سکتا تھا۔

(۷) پاکستان میں پہلی مرتبہ دو ایوانوں پر مشتمل پارلیمان قائم کی گئی ہے۔ ایوانِ بالا کا نام سینیٹ اور ایوانِ زیریں کا نام قومی اسمبلی رکھا گیا ہے۔

(۸) صوبائی حکومت کو صوبائی خود مختاری دی گئی ہے۔

(۹) عوام کے حقوق کے تحفظ کے لئے عدلیہ کی آزادی کو ضروری تحفظات مہیا کیے گئے ہیں۔

(10) آئین کی رو سے ایک اسلامی نظریاتی کونسل قائم کی گئی تا کہ وہ اسلامی اصولوں کے مطابق حکومت کی رہنمائی کرے۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کے تحت یہ ایک مشاورتی ادارہ ہے جو وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو ایسے اقدامات کے لئے سفارشات پیش کرتا ہے جو مسلمانوں کو اسلامی اصولوں و ضوابط کے مطابق زندگی گزارنے میں مددگار ثابت ہوں۔ یہ کونسل موجودہ قوانین کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے بھی اپنی رائے دے سکتی ہے۔

سوال: مجلس شوریٰ (Parlianment) کے لیے امیدوار کی کیا اہلیت ہونی چاہیے؟

جواب: عمر 30 سال ہو ۲۔ وہ کسی انتخابی حلقے کا رکن ہو ۳۔ پاکستان کا شہری ہو ۴۔ کسی سرکاری ادارے کا ملازم نہ ہو ۵۔ نظریہ پاکستان پر یقین رکھتا ہو ۶۔ تعلیم بی۔اے ہو ۷۔ شرائط پوری کرتا ہو

سوال: سپیکر کے فرائض بیان کریں؟

جواب: ا۔ قومی اسمبلی کے اجلاس کی صدارت کرنا ۲۔ نظم وضبط پیدا کرنا ۳۔وزراء سے سوالات جوابات کرنا ۴۔ قانونی سازی کے بل پر عملدرآمد کروانا ۵۔اسمبلی کا اجلاس بلانا اور ملتوی کرنا ۶۔ قواعد وضوابط کی پابندی کروانا ۷۔ فیصلہ کن ووٹ ڈالنا

سوال: پارلیمنٹ آئین میں کس طرح ترمیم کر سکتا ہے؟

جواب: اگر قومی اسمبلی کے دو تہائی ارکان مسودے کی منظوری دے دیں تو وہ سینٹ کے زیر غور آئے گا۔اگر دونوں ایوان اس کو دو تہائی اکثریت سے منظور کر لیں تو صدر کی منظوری کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔اور اس کی منظوری کے بعد ترمیم نافذ العمل ہو گی۔اگر اس ترمیم سے کوئی صوبہ متاثر ہو تو اس میں اس صوبے کی رضامندی ضروری سمجھی جاتی ہے۔

سوال: صدر کا مواخذہ کس طرح کیا جاتا ہے؟

جواب: اگر صدر آئین کی خلاف ورزی کرے،ناجائز کام کرے،کوئی سنگین جرم کرے تو اس صورت میں مواخذہ کی تحریک کسی ایوان کی 2/1 حصہ اکثریت سے پیش کی جاتی ہے دونوں ایوانوں کا مشترکہ اجلاس طلب کیا جاتا ہے اور صدر کو 14 دن کا نوٹس جاری ہوتا ہے جس کے اندر اندر رائے شماری ہوتی ہے اگر 3/2 اکثریت صدر کے خلاف ووٹ دیں تو صدر کو اپنے عہدے سے مستعفی ہونا پڑے گا۔

سوال: صدر پاکستان کے عدالتی اختیارات تحریر کریں؟

جواب: صدر سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے ججوں کا تقرر کرتا ہے اور سپریم جوڈیشنل کونسل کی سفارش پر کسی جج کو برطرف کر سکتا ہے۔صدر کسی بھی سزا یافتہ شخص کی سزائیں کمی یا معاف کر سکتا ہے۔اس کو جو اختیارات آئین کے تحت حاصل ہیں ان کو عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔مثلاً وزیر اعظم کی نامزدگی،اسمبلی کی برخاستگی اور ریفرنڈم کا انعقاد وغیرہ۔

سوال: پاکستان میں صدر کا انتخاب کیسے ہوتا ہے؟

جواب: صدر کا انتخاب خفیہ رائے دہی کے تحت اسمبلی میں ہوتا ہے مجلس شوریٰ اور صوبائی اسمبلی کے تمام اراکین کو بیلٹ پیپر دیئے جاتے ہیں اور مقررہ وقت پر پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کے اجلاس ہوں گے جہاں اراکین اپنے پسندیدہ امیدوار کے حق میں بیلٹ پیپر پر نشان لگا کر ووٹ ڈالیں گے ووٹنگ کے بعد جو امیدوار زیادہ ووٹ لے گا وہ ملک کا سربراہ یعنی صدر ہو گا۔

سوال: صدر پاکستان کے اختیارات بیان کریں؟

جواب: ا۔ انتظامی اختیارات(قانون کا نفاذ،کابینہ پر کنٹرول، مختلف شعبوں میں تقرریاں کرنا،امور خارجہ پر کنٹرول)

۲۔ قانون سازی کے اختیارات(بلوں کی منظوری، پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کرنا،اسمبلی کی برطرفی)

۳۔عدالتی اختیارات ۴۔مالیاتی اختیارات ۵۔ہنگامی اختیارات

سوال: سپریم کورٹ کی تقرری،برطرفی اور معیاد پر روشنی ڈالیں؟

جواب: سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کا تقرر صدر کرتا ہے جبکہ باقی ججوں کا تقرر صدر اور چیف کے مشورے سے ہوتا ہے۔اگر کوئی جج آئین کی خلاف ورزی کرے یا عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھائے،بدعنوانی کرے تو صدر اعلیٰ عدالتی کونسل کی تحقیقات پر اس کو برطرف کرے گا۔ان کی معیاد 65 سال تک اپنے عہدے پر قائم رہ سکتے ہیں۔اس کا صدر مقام اسلام آباد میں ہے۔

سوال: سپریم کورٹ میں ججوں کا تقرر کون کرتا ہے؟

جواب: سپریم کورٹ ایک چیف جسٹس آف پاکستان اور دیگر ججوں پر مشتمل ہے ججوں کی تعداد پارلیمنٹ مقرر کرے گی اور جب تک تعداد پارلیمنٹ مقرر نہیں کرتی یہ اختیارات صدر مملکت کو حاصل رہے گا۔ چیف جسٹس کی تقرری صدر مملکت کرے گا جبکہ باقی ججوں کی تقرری چیف جسٹس کے مشورے پر صدر مملکت ہی کرے گا۔

سوال: سپریم کورٹ آف پاکستان کے اختیارات کی وضاحت کریں؟

جواب: 1۔ صوبوں کے متعلق ابتدائی سماعت　2۔ عدالتوں کے دیے ہوئے فیصلوں کے خلاف اپیلیں سننے کا اختیار

3۔ بنیادی حقوق کا تحفظ　4۔ قانونی مشورہ دینے کا پابند　5۔ عدالتی نظر ثانی کے اختیارات

6۔ آئین کی وضاحت　7۔ ہدایات جاری کرنا　8۔ نگرانی کے اختیارات　9۔ متفرق اختیارات

مختصر سوالات

قرارداد مقاصد کب منظور ہوئی؟ ﴿12 مارچ 1949ء﴾

بنیادی اصولوں کی کمیٹی نے اپنی پہلی رپورٹ کب پیش کی؟ ﴿28 ستمبر 1950ء﴾

بنیادی اصولوں کی کمیٹی نے اپنی دوسری رپورٹ کب اور کس کی سرکردگی میں پیش کی؟ ﴿22 دسمبر 1952ء خواجہ ناظم الدین﴾

محمد علی فارمولا کب پیش ہوا؟ ﴿7 اکتوبر 1953ء﴾

پاکستان کی دوسری دستور ساز اسمبلی کب معرض وجود میں آئی؟ ﴿مئی 1955ء﴾

قیام وحدت مغربی پاکستان کو وفاقی اسمبلی نے کب منظور کیا؟ ﴿30 ستمبر 1955ء﴾

1935ء کا قانون ہند بعض ترمیمات کے بعد پاکستان کا قرار پایا۔ ﴿عبوری آئین﴾

11 اگست 1947ء کو پاکستان کی پہلی دستوریہ نے کو متفقہ طور پر اسمبلی کا صدر منتخب کیا۔ ﴿قائداعظم﴾

مارچ 1949ء میں جناب نے دستور ساز اسمبلی میں قرارداد مقاصد پیش کی۔ ﴿لیاقت علی خان﴾

بنیادی اصولوں کی مجلس نے اپنی معاونت کے لئے تعلیمات کے نام سے ایک مجلس قائم کی جو بلند پایہ علمائے دین پر مشتمل تھی۔

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء کے مطابق طرز حکومت قائم ہوئی۔ ﴿پارلیمانی﴾

باب نمبر ۳ پاکستان میں معاشرتی خدمات

سوال: صحت سے کیا مراد ہے؟

جواب: صحت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عطیہ ہے اور کسی نعمت سے کم نہیں۔ صحت سے مراد بیماری کی عدم موجودگی ہے اگر ایک انسان کا جسم کسی قسم کی بیماری سے محفوظ ہو اس کا ذہنی رویہ معتدل اور متوازن ہو تو اسے صحت مند انسان کہتے ہیں۔

سوال: نیشنل ہیلتھ ریسرچ انسٹیوٹ کیا کام سرانجام دے رہا ہے؟

جواب: اسلام آباد میں واقع یہ ریسرچ انسٹیوٹ عوامی صحت کو بہتر بنانے کے لیے تحقیقات اور علاج کا کام سرانجام دے رہا ہے۔

سوال: صحت کے مسائل کے حوالے سے ان کا حل بتائیں؟

جواب: (i) ملک میں ڈاکٹروں کی کمی کو دور کیا جائے۔(ii) لوگوں کو حفظان صحت کے اصولوں سے آگاہ کیا جائے۔(iii) اشیاء خوردونوش میں ملاوٹ کو ختم کرنے کے نئے قوانین پر عمل پیرا کرانا۔(iv) بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کرنا۔

سوال: تعلیم کی اہمیت پر چار جملے لکھیے۔

(۱)۔ تعلیم اور تربیت قومی تعمیر کے عمل کا اہم اور لازمی حصہ ہے۔

(۲)۔ اگر کسی قوم کے نوجوان تعلیم یافتہ نہ ہوں تو اس قوم کی ترقی کی رفتار سست پڑ جاتی ہے۔

(۳)۔ ہمارے ملک میں خواندگی کی شرح 26 فیصد ہے جو ہماری اقتصادی اور معاشرتی ترقی میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔

(۴)۔ تعلیم کی روشنی عام ہونے سے ہی فلاحی مملکت کا قیام ممکن ہو گا۔

سوال: پاکستان میں رسمی تعلیم کی ساخت کس قسم کی ہے؟

(۱) ابتدائی یا پرائمری سطح (۲) وسطی یا مڈل سطح (۳) ثانوی یا سیکنڈری سطح

(۴) اعلیٰ ثانوی یا ہائیر سیکنڈری سطح (۵) سند یا ڈگری کی سطح (۶) جامعہ (یونیورسٹی) کی سطح

(۷) پیشہ ورانہ تعلیم (۸) اعلیٰ تعلیم

سوال: پاکستان میں تعلیم کے شعبے میں اہم مسائل کیا ہے؟

(۱) جاگیرداروں اور زمینداروں کا طرزِ عمل (۲) سیاستدانوں اور اعلیٰ سرکاری حکام کا رویہ

(۳) ترکِ تعلیم (۴) اساتذہ کی غیر حاضری (۵) نجی تعلیمی اداروں کی بھاری فیس

(۶) سازوسامان کی سہولتوں کی کمی (۷) درسی کتب کی عدم دستیابی (۸) طلبہ کے لئے رہائش (۹) سیاسی مداخلت

سوال: تعلیم عامہ کے لئے حکومت نے کیا اقدام اُٹھائے ہیں؟

(۱) تعلیمی شعبے میں اصلاحات (۲) مفت تعلیم (۳) اساتذہ کے لئے سہولتیں

(۴) وظائف (۵) خواندگی مہم (۶) تعلیم سب کے لئے

(۷) سرکاری - نجی شراکت کا منصوبہ (۸) تعلیمی اداروں کو مالی امداد کی فراہمی

سوال: پاکستان میں تعلیم کے شعبے میں اہم مسائل کیا ہے؟

شعبہ تعلیم میں مسائل

پاکستان کو شعبہ تعلیم میں مندرجہ ذیل مسائل کا سامنا ہے۔

(۱) جاگیرداروں اور زمینداروں کا طرزِ عمل

غریب بچوں کی تعلیم کی راہ میں جاگیردارانہ نظام سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ والدین اتنے غریب ہیں کہ بمشکل ہی اپنے بچوں کی تعلیم کے اخراجات برداشت کر سکتے ہیں۔ دوسری جانب دیہی علاقوں میں جاگیردار اور زمیندار غریب والدین کے بچوں کی تعلیم کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں۔ وہ غریب بچوں سے بہت کم معاوضہ پر کام لینا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دیہی علاقوں میں خواندگی کی شرح میں اضافہ نہیں ہوا ہے۔ اس طرح بچیوں کی تعلیم کو بھی بہت نقصان پہنچا ہے۔

(۲) سیاستدانوں اور اعلیٰ سرکاری حکام کا رویہ

سیاستدان بباطن تعلیم کے فروغ اور اس کے پھیلاو کے خلاف ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تعلیم کے ذریعے عوام میں شعور بیدار ہو گا جس سے اُن کی بدعنوانیاں اور بے قاعدگیاں بے نقاب ہو جائیں گی۔

(۳) ترکِ تعلیم

بچوں میں ہر سطح پر ترکِ تعلیم کی شرح بڑھتی جا رہی ہے۔ تقریباً 85 فیصد بچے پرائمری اسکولوں میں داخل ہوتے ہیں۔ لیکن بمشکل 56 فیصد بچے اپنی پرائمری تعلیم کا پانچ سالہ دور مکمل کر پاتے ہیں۔ وسطی (مڈل) سطح پر ایک نمایاں اکثریت درمیان میں تعلیم ترک کر دیتی ہے۔ ترکِ تعلیم کی سب سے اہم وجہ والدین کی معاشی حالت ہے کیونکہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم کے اخراجات برداشت نہیں کر پاتے ہیں۔

(۴) اساتذہ کی غیر حاضری

دیہی علاقوں میں اساتذہ کی غیر حاضری نے بھی تعلیم کے فروغ کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ دیہات میں اساتذہ کی کمی، فرضی اور جعلی (گھوسٹ) اسکولوں کا وجود اور دیہی اسکولوں کی موثر نگرانی نہ ہونے کے سبب تعلیم کے فروغ کی رفتار انتہائی سست پڑ گئی ہے۔

(۵) نجی تعلیمی اداروں کی بھاری فیس

نجی شعبے کے اسکولوں میں مہیا کردہ سہولتوں کے مقابلے میں بہت زیادہ بھاری فیسیں وصول کی جاتی ہیں۔ اساتذہ سے ضرورت سے زیادہ کام کیا جاتا ہے۔ لیکن تنخواہیں کم دی جاتی ہیں۔ حکومت کو ایسے اسکولوں کی سخت نگرانی کرنی چاہئے۔ نجی اسکولوں میں صرف رجسٹریشن فیس 2 سو روپے

سے 10 ہزار روپے تک ہے جبکہ ماہانہ فیس بھی ہزاروں میں ہوتی ہے۔ اساتذہ کا معیار بھی واجبی سا ہوتا ہے لیکن یہ اپنے اثرو رسوخ اور ذاتی تعلقات سے فائدہ اٹھاتے ھیں۔

(۶)سازوسامان کی سہولتوں کی کمی

تعلیم کے معیار میں پستی اور زوال کا ایک سبب پرائمری اسکولوں کی باقاعدہ عمارتیں نہ ہونا بھی ہے۔ اکثر اسکولوں کی نہ چار دیواری ہے اور نہ ہی انہیں بیت الخلاء اور صاف پانی کی سہولت میسّر ہے۔ ان اسکولوں میں فرنیچر کی بھی کمی ہے۔ دیہی علاقوں میں اکثر اسکول صرف "واحد کمرہ اسکول ہیں۔ یہ سب بہت بری حالت میں ہیں۔ ان اسکولوں میں تعلیم کا معیار بھی بہت پست ہے۔

(۷)درسی کتب کی عدم دستیابی

درسی کتب کی زیادہ قیمتوں کی وجہ سے بے شمار طلبہ انہیں خریدنے سے قاصر ہیں۔ نجی اور انگریزی ذریعہ تعلیم کے اسکولوں میں رائج درسی کتابیں بہت مہنگی ہیں۔ اعلیٰ تعلیم اور پیشہ ورانہ نصابوں کی اکثر درسی کتب درآمد کی جاتی ہیں اور وہ بہت مہنگی ہیں۔

(۸)طلبہ کے لئے رہائش

فنی اور میڈیکل کالجوں کے طلبہ کے لئے ہوسٹل کی رہائش بھی مسئلہ بن گئی ہے۔ ان اداروں میں طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کے لحاظ سے ہوسٹل کی رہائش مہیا نہیں ہے۔

(۹)سیاسی مداخلت

تعلیمی اداروں کے انتظامی معاملات اور خصوصاً اساتذہ کی تقرریوں اور تبادلوں میں عوامی نمائندے مداخلت کرتے ہیں۔ اہلیت کو نظر انداز کردیا جاتا ہے اور تقرریوں میں جانب داری برتی جاتی ہے یا سیاسی سفارشیں کی جاتی ہیں۔

سوال: تعلیمی مسائل کے حل کے لئے حکومتی سطح پر کیے جانے والے اقدامات بیان کریں؟

1. فنی سائنسی اور پیشہ وارنہ تعلیم کی طرف توجہ دی جارہی ہے۔
2. بے روزگاری کے خاتمے کے لئے منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔
3. مختلف صنعتی ادارے قائم کیے جارہے ہیں۔
4. نصاب کو یکجا کرنے کے لئے عملی اقدامات قائم کیے جارہے ہیں۔

سوال: طبی تعلیم سے کیا مراد ہے؟

جواب: پاکستان میں ایف۔ ایس۔ سی کی سطح پر پری میڈیکل کی تعلیم دی جاتی ہے اس کے بعد میڈیکل کالجوں میں طبی تعلیم دی جاتی ہے پاکستان کے چاروں صوبوں میں سرکاری اور نجی سطح پر میڈیکل کالج قائم ہیں۔

سوال: متضاد نظام تعلیم سے کیا مراد ہے؟

جواب: پاکستان میں نظام تعلیم میں بہت زیادہ تضاد پایا جاتا ہے۔ تعلیمی ادارے تین طرح کے ہیں۔

1. عام سکول جہاں متوسط اور غریب والدین کے بچے پڑھتے ہیں۔

2. انگلش میڈیم سکول جہاں صرف امیروں کے بچے پڑھتے ہیں۔

3. دینی مدرسے جہاں غریب لوگوں کے بچے پڑھتے ہیں۔

متضاد تعلیمی نظام کی وجہ سے طبقاتی تقسیم پیدا ہوتی ہے۔

سوال: یونیورسٹی کی تعلیم سے کیا مراد ہے؟

جواب: یونیورسٹی کی تعلیم اعلیٰ ثانوی تعلیم یعنی ایف۔اے کے بعد شروع ہوتی ہے یونیورسٹی کی تعلیم کی مختلف اقسام ہیں۔بی۔اے، بی۔ایس۔سی، ایم۔اے، ایم۔ایس۔سی، ایم۔فِل اور پی۔ایچ۔ڈی شامل ہے۔یونیورسٹی کی تعلیم کالجوں میں بھی دی جاتی ہے۔

مختصر سوالات

1. ترقی یافتہ ممالک میں اوسط عمر کیا ہے؟ ﴿70 سال﴾
2. پاکستان میں کتنے افراد کے لیے ایک ڈاکٹر موجود ہے؟ ﴿1310﴾
3. 2005-2006ء کے سروے کے مطابق پاکستان میں صحت کے شعبے پر GDP کا کتنے فیصد صحت پر خرچ ہو رہا ہے؟ ﴿0.5﴾
4. ضلع کا انتظامی سربراہ کون ہے؟ ﴿ضلع ناظم﴾
5. Devolution Plan کب نافذ ہوا؟ ﴿2001ء﴾
6. ہیلتھ سروسز اکیڈمی کس شہر میں قائم ہے؟ ﴿اسلام آباد﴾
7. قیام پاکستان کے وقت ملک کے واحد میڈیکل کالج کا نام لکھیں؟ ﴿کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج﴾
8. اسلام آباد میں پاکستان نرسنگ کانسل کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟ ﴿1997ء﴾
9. نیشنل ہیلتھ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کس شہر میں قائم ہے؟ ﴿اسلام آباد﴾
10. عالمی ادارہ صحت نے چیچک کی روک تھام کے اپنے ماہرین پاکستان کب بھیجا؟ ﴿1960ء﴾
11. پاکستان میں 2005-2006ء کے سروے کے مطابق شرح خواندگی کا تناسب کیا ہے؟ ﴿53%﴾
12. پاکستان میں معزور افراد کے لیے سرکاری ملازمتوں میں کتنے فیصد کوٹہ مقرر ہے؟ ﴿2%﴾

باب نمبر ۶ اسلامی جمہوریہ پاکستان اور دنیا

سوال: خارجہ پالیسی سے کیا مراد ہے؟

جواب: خارجہ پالیسی کی تعریف

خارجہ پالیسی بیرونی ممالک سے تعلقات قائم کرنے ان کو فروغ دینے اور قومی مفاد کے حصول کے لیے بین الاقوامی سطح پر مناسب اقدامات اٹھانے کا نام ہے۔

سوال: پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی اصول کون کون سے ہیں؟

جواب: پاکستان کی خارجہ پالیسی کی بنیاد بنیادی اصولوں پہ رکھی گئی ہے۔

۱۔ پر امن بقائے باہمی ۲۔ غیر جانبداریت ۳۔ دوطرفہ تعلقات ۴۔ اقوام متحدہ کے چارٹر پر عمل

۵۔ حق خود ارادیت کی حمایت ۶۔ عالم اسلام کا اتحاد ۷۔ تخفیف اسلحہ کی حمایت ۸۔ نسلی امتیاز کا خاتمہ

۹۔ امن و آشتی کا فروغ ۱۰۔ ہمسایہ ممالک سے تعلقات ۱۱۔ بین الاقوامی اور علاقائی تعاون

سوال: اقوام متحدہ کا قیام کس طرح معرض وجود میں آیا؟

جواب: اپریل 1945ء سے 26 جون 1945ء تک سان فرانسسکو، امریکہ میں پچاس ملکوں کے نمائندوں کی ایک کانفرس منعقد ہوئی۔ اس کانفرس میں ایک بین الاقوامی ادارے کے قیام پر غور کیا گیا۔ چنانچہ اقوام متحدہ یا United Nations کا منشور یا چارٹر مرتب کیا گیا۔ لیکن اقوام متحدہ 24 اکتوبر 1945ء میں معرض وجود میں آئی۔ اقوام متحدہ یا United Nations Organization کا نام امریکہ کے سابق صدر مسٹر روز ویلٹ نے تجویز کیا تھا۔

سوال: اقوام متحدہ کے مقاصد کون سے ہیں؟

1. بین الاقوامی امن اور تحفظ قائم کرنا۔
2. قوموں کے درمیان دوستانہ تعلقات کو بڑھانا۔
3. بین الاقوامی اقتصادی، سماجی، ثقافتی اور انسانوں کو بہتری سے متعلق گتھیوں کو سلجھانے کی خاطر بین الاقوامی تعاون پیدا کرنا انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کے لیے لوگوں کے دلوں میں عزت پیدا کرنا۔
4. انسانی مسائل کو حل کرنے کے لیے خصوصی اقدام کرنا۔

سوال: اقوام متحدہ کے ادارے کونسے ہیں؟

جواب: جنرل اسمبلی۔ سلامتی کونسل تولیتی کونسل معاشی و معاشرتی کونسل بین الاقوامی عدالت انصاف سیکرٹریٹ

سوال: جنرل اسمبلی کے چار فرائض بتائیں؟

جواب: سلامتی کونسل کے غیر مستقل ممبر ممالک کا انتخاب کرنا۔ بجٹ کی منظوری۔ دنیا میں امن و امان قائم کرنا۔ بین الاقوامی سطح پر تعاون کے لیے کوشش کرنا۔

سوال: ویٹو (Veto) سے کیا مراد ہے؟

جواب: سلامتی کونسل کے پانچ ممبر ممالک (امریکہ، روس، برطانیہ، چین اور فرانس) اجلاس میں کسی بھی قرارداد میں منفی رائے دے تو وہ قرارداد رد سمجھی جائے گی اس کے اس فیصلے کو ویٹو کہا جاتا ہے۔

سوال: معاشی و معاشرتی کونسل کیا فرائض سرانجام دیتی ہے؟

1. دنیا بھر کے عوام کو حقوق کی فراہمی ممکن بنانا۔
2. دنیا سے غربت، جہالت، مفلسی کو ختم کر کے کے ان کے معیار زندگی کو بلند کرنا۔
3. ٹیکنکل شعبوں میں عالمی سطح پر تعاون کی فضا پیدا کرنا۔
4. مختلف کمیشن ترتیب دے کر دنیا میں امن پیدا کرنا۔

سوال: سیکرٹریٹ کی ذمہ داریاں درج کریں؟

سیکٹری جنرل اقوام متحدہ کے سب سے بڑے ناظم امور کی حثیت سے کام کرتا ہے۔ سلامتی کونسل کی سفارش پر جنرل اسمبلی سیکٹری جنرل منتخب کرتی ہے۔ سیکٹری جنرل اسمبلی کو ایک سالانہ رپورٹ پیش کرتا ہے اور اسے حق حاصل ہے کہ اپنا عملہ خود نامزد کرے۔

1. اجلاس کی کاروائیاں کا ریکارڈ رکھنا۔
2. خط و کتابت کرنا۔
3. سالانہ رپورٹیں بنانا۔
4. باقی اداروں کی تمام کاروائی کا ریکارڈ دوسری زبانوں میں تبدیل کرنا۔

سوال: اسلامی کانفرنس O.I.C کی تنظیم کیا ہے؟

جواب: دنیا میں مسلمانوں کے وجود کو برقرار رکھنا ان کے مذہبی مقامات کا تحفظ کرنا اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے دنیا کے مسلم ممالک کے نمائندے مراکش کے شہر رباط میں جمع ہوئے اور 1969ء میں پاکستان نے ایک مستقل ادارے کی تشکیل کی تجویز پیش کی کہ مسلمانوں کی بکھری طاقت متحد ہو جائے اور مسلم ممالک کے درمیان اتحاد کو مضبوط کیا جائے. اس کا صدر دفتر جدہ میں ہے۔

سوال: اسلامی کانفرس کے اہم نکات کیا ہیں؟

1. مسلمانوں کے مذہبی مقامات کا حفاظت کا تحفظ کرنا۔
2. مسلمانوں کے حقوق کا دفاع کرنا۔

3. تمام اقوام حق خود ارادیت کی حمایت کرنا۔

4. اسلامی ممالک کے درمیان مفاہمت کی فضا پیدا کرنا۔

سوال: ای۔ سی۔ او۔ (E.C.O) کے مقاصد بیان کریں؟

1. معاشی، تکنیکی اور ثقافتی طور پر تعاون کرنا۔

2. معاشی اور تجارتی منصوبوں پر عمل درآمد کرنا۔

3. باہمی امداد کے ساتھ ترقی کا سفر طے کرنا۔

4. تجارتی شعبوں میں ایک دوسرے کو سہولیتں فراہم کرنا۔

سوال: ای۔ سی۔ او۔ (E.C.O) میں پاکستان کا کیا کردار ہے؟

جواب: پاکستان ای۔ سی۔ او کے تمام رکن ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات رکھتا ہے۔ اس نے کشمیر اور دیگر امور کو حل کرنے کے لیے بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان اپنی اشیاء ان ممالک کو برآمد کر کے کثیر زرمبادلہ کماتا ہے۔ وسطی ایشائی ریاستیں اور افغانستان چاروں طرف سے خشکی میں گھرے ہوئے ہیں انھیں سمندر تک رسائی پاکستان کے راستے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ مشترکہ کھیلوں کے انعقاد اور فنون لطیفہ کی ترقی کے لیے کا پاکستان کا کردار قابل ستائش ہے۔

سوال: R.C.D اور E.C.O میں فرق بیان کریں؟

جواب: جولائی 1964ء میں ایران، پاکستان اور ترکی نے باہمی رضامندی سے علاقائی تعاون برائے ترقی (R.C.D) کی بنیاد رکھی 1979ء میں ایران میں اسلامی انقلاب کے بعد ایرانی حکومت کی تمام تر توجہ اپنے اندرونی مسائل کی طرف مبذول کر دی 1985ء میں اس کا نیا نام اقتصادی تعاون کی تنظیم (E.C.O) رکھا گیا۔

سوال: سندھ طاس معاہدہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: پاکستان اور بھارت کے درمیان پانی کا تنازعہ شروع سے چلا آرہا تھا۔ عالمی بنک کے ذریعے 1960ء میں دونوں ممالک نے سندھ طاس معاہدہ پر دستخط کر کے اس مسئلے کو حل کیا۔ اس معاہدے کی رو سے تین مشرقی دریا بھارت کے حصے میں آئے۔ اور تین مغربی دریا پاکستان کے حصے میں آئے۔ اور دونوں ملک ان کے پانی استعمال کرتے ہیں۔

سوال: ڈیورنڈ لائن سے کیا مراد ہے؟

جواب: 14 اگست 1947ء سے پیشتر جب پاک و ہند پر برطانیہ کا قبضہ تھا، برطانیہ کو ہر وقت یہ فکر لاحق رہتی تھی کی شمال مغربی سرحد پر روس کا اقتدار نہ بڑھ جائے یا خود افغانستان کی حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ کے اندر گڑبڑ پیدا نہ کرادے۔ ان اندیشیوں سے نجات حاصل کرنے کی خاطر وائسرائے ہند نے والی افغانستان امیر عبدالرحمن خان سے مراسلت کی اور ان کی دعوت پر ہندوستان کے وزیر امور خارجہ سر ماٹیمر ڈیورڈ ستمبر 1893ء میں کابل گئے۔ نومبر 1893ء میں دونوں حکومتوں کے مابین 100 سال تک، معاہدہ ہوا جس کے نتیجے میں سرحد کا تعین کر دیا گیا۔ جو

ڈیورنڈلائن یا خط ڈیورنڈلائن کے نام سے موسوم ہے۔ افغانستان نے اس لائن کو بین الاقوامی سرحد مان لیا یہ سرحد اب بھی پاکستان اور افغانستان کے درمیان موجود ہے۔

سوال: ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا واقعہ کب اور کس جگہ پیش آیا؟

جواب: ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا واقعہ 11 ستمبر 2001ء کو امریکہ میں پیش آیا۔

مختصر سوالات

1. پہلی او آئی سی کے سربراہی اجلاس ________ میں ____________ میں منعقد کیا گیا۔ (رباط، مراکش) (1969)
2. اسلامی سربراہی کانفرس پاکستان میں کب اور کس شہر میں ہوئی؟ ﴿1974ء لاہور﴾
3. اسلامی کانفرس کی تنظیم (O.I.C) کب قائم ہوئی؟ ﴿1969ء﴾
4. کون سا ملک سیٹو اور سینٹو جیسے معاہدوں میں شریک تھا؟ ﴿پاکستان﴾
5. کس مفکر نے اقتصادیات کی بہت اہمیت دی؟ ﴿روسو﴾
6. پاکستان نے مغربی بلاک سے کب وابستگی اختیار کی؟ ﴿1954-55ء﴾
7. غیر جانبدار ممالک کی بنڈونگ کانفرس کب منعقد ہوئی؟ ﴿1955ء﴾
8. چین کب آزاد ہوا؟ ﴿1949ء﴾
9. پاکستان اور چین کے درمیان سرحدی معاہدہ کب طے پایا؟ ﴿1963ء﴾
10. شاہراہ ریشم کی لمبائی کتنی ہے؟ ﴿900 کلومیٹر﴾
11. پاکستان اور ایران کے درمیان سرحدی معاہدہ کب طے پایا؟ ﴿1956ء﴾
12. پاکستان، ترکی اور ایران کے درمیان معاہدہ استنبول کب طے پایا؟ ﴿1964ء﴾
13. (E.C.O) کے ممبران کی تعداد کتنی ہے؟ ﴿10﴾
14. Discovery of India کس نے لکھی ہے؟ ﴿پنڈت نہرو﴾
15. سندھ طاس معاہدہ کب طے پایا؟ ﴿1960ء﴾
16. شملہ معاہدہ کس کے درمیان کب طے پایا؟ ﴿پاکستان اور بھارت، 1972ء﴾
17. پاکستان اور افغانستان کی سرحد کتنی ہے؟ ﴿2252 کلومیٹر﴾
18. معاہدہ جنیوا پر کب دستخط ہوئے؟ ﴿1988ء﴾
19. علاقائی تعاون برائے ترقی (R.C.D) کی تنظیم پر کب دستخط ہوئے؟ ﴿1964ء﴾

20. اقوام متحدہ کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟ ﴿24 اکتوبر 1945ء﴾

21. Leage of Nation کب بنی؟ ﴿1919ء﴾

22. اقوام متحدہ کے بنیادی ادارے کتنے ہے؟ ﴿06﴾

23. اقوام متحدہ کا سیکرٹریٹ کس شہر میں ہے؟ ﴿نیویارک﴾

24. سلامتی کونسل کے مستقل ارکان کی تعداد کتنی ہے؟ ﴿05﴾

25. روس نے اپنی فوجیں افغانستان سے کب واپس بلائی؟ ﴿1989ء﴾